ڈاکٹر وید پرکاش کی کتاب "کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ": ایک تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Dr.Vaid Prakāsh's book "Kalki Avtār and Ḥaḍrat Muḥammad (PBUH)"

نسیم اللہ[i]   ڈاکٹر ضیاء اللہ الازہری[ii]

Abstract

If the situation is seen in the present, many Hindu writers have written books about the Ḥaḍrat Muḥammad (Peace Be Upon Him), such as Ṣwāmī Lakshman Prasād, Dr.Vaid Prakāsh, Prof Rām Krishnā Rāo, Lakshaman Nārāen, Mālik rām and Pandit Daynand Sāras watī etc. In fact, the article under discussion is to review Dr.Vaid Prakāsh book "Kalki Avatār and the Prophet Muḥammad (Peace Be Upon Him), which the learned author has tried hard to prove from the Holy books of Hinduaism that Ḥaḍrat Muḥammad (Peace Be Upon Him) is the last messenger of Allah and no messenger will come after him.The learned writer has also written that the Kalki Avatār, which is waiting for the Hindu has passed in desert area of 'Arabia long before today. The characteristics of Dr. Vaid Prakāsh describ-ed by the messenger of Allah (Peace Be Upon Him) are also present in the Ḥadīth and Holy Qurān. For example, the light face, uses of Camels and twelve wives etc. Dr. Vaid Prakāsh has proved to all the World from his Religious Books that the Prophet (Peace Be Upon Him) is the last messenger of Allah, Now the Hindus should admit the Prophethood of Ḥaḍrat Muḥammad (Peace Be Upon Him) and believe on Allah and the Prophet (Peace Be Upon Him). In the article under study theis issue has been discussed scholarly.

Key Words: Ḥaḍrat Muḥammad, Vaid Prakāsh, Holy Qurān, Ḥadīth, Kalki Avatār

تعارف

حالات حاضرہ میں اگر دیکھا جائے تو بہت سے ہندو مصنفین نے حضرت محمد ﷺ سے متعلق کتابیں لکھی ہیں،

i پی ایچ۔ڈی ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف سیرت سٹڈیز، پشاور یونیورسٹی

ii سابقہ چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف سیرت سٹڈیز، پشاور یونیورسٹی

مثلاً سوامی لکشمن پرشاد، پروفیسر کے ایس کرشنا راؤ، ڈاکٹر وید پرکاش، پرچارک شردھے پرکاش دیو، لکشمن نارائن، مالک رام، رگو ناتھ سہائے، کرنل بی کے نارائن، پنڈت دیانند سرسوتی، ڈاکٹر وید پرکاش وغیرہ۔ اصل میں یہاں پر زیر بحث مضمون میں ڈاکٹر وید پرکاش کی کتاب "کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ" کا جائزہ لینا ہے، جو کہ فاضل مصنف نے بہت خوبصورتی اور دلکشی کے ساتھ ہندوؤں کی مقدس کتابوں سے یہ ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے آخری رسول ﷺ ہیں اور ان کے بعد کوئی رسول ﷺ یا اوتار نہیں آئے گا۔

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتے ہیں کہ ہندو جس" نراشنس "اور "کلکی اوتار" کے منتظر ہیں، وہ آج سے بہت پہلے عرب کے ریگستانی علاقے میں مبعوث ہو گئے ہیں۔ فاضل مصنف نے اپنی کتاب میں حضرت محمد ﷺ کی خصوصیات بیان کی ہیں، جو قرآن مجید اور احادیث میں بھی موجود ہیں۔ مثلاً نورانی چہرے والا، اونٹ کا استعمال، بارہ بیویوں والا، وغیرہ۔

اپنے مذہبی کتابوں سے ڈاکٹر وید پرکاش نے تمام دنیا کو یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کا آخری رسول ہے۔ اب ہندوؤں کو بھی چاہیے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری اوتار یعنی "رسول اور پیغمبر" مان لے اور اللہ تعالی اور حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آئیں۔

ڈاکٹر وید پرکاش کا تعارف

ڈاکٹر وید پرکاش بنگال کے رہنے والے ہندو برہمن ہیں اور الہ آباد پریاگ یونیورسٹی میں ریسرچ اسکالر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور پڑھے لکھے پنڈت بھی ہے۔ "کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ" سنسکرت زبان میں ڈاکٹر وید پرکاش کی کتاب ہے [1]۔

ڈاکٹر وید پرکاش نے اپنے کتاب "کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ" میں ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی درجہ ذیل اوصاف کا ذکر کیا ہے جو کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ سے بھی ثابت ہیں۔ فاضل مصنف نے اوتار کے جو خصوصیات بیان کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

شہسواری

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتے ہیں :

"آخری اوتار کی سواری گھوڑا ہو گی اور یہ پرانوں میں موجود ہیں [2]۔"

احادیث نبویہ سے وضاحت

1. یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام سکب تھا[3]۔
2. انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول ﷺ ایک گھوڑے کی جس کا نام سبحہ تھا دوڑ کرائی، وہ اول آیا، آپ ﷺ خوش ہوئے اور اسے پسند فرمایا[4]۔
3. ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کے ایک گھوڑے کا نام المرتجز تھا[5]۔

شمشیر برداری

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتے ہیں:

" سواری کے علاوہ آخری اوتار کو شمشیر بردار بھی کہا گیا ہے بدکاروں کا خاتمہ آخری اوتار کا شمشیر سے ہوگا[6]۔"

رسول اکرم ﷺ کی تلواریں

1. عبدالمجید بن سہیل سے روایت ہے کہ رسول ﷺ مدینہ میں ہجرت فرماہیں اور ان کے ساتھ ایک تلوار بھی تھی[7]۔
2. ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے اپنی تلوار ذوالفقار جنگ بدر میں غنیمت میں پائی[8]۔
3. ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے جنگ بدر میں ایک تلوار اپنے لئے مخصوص کر لی اس کا نام ذوالفقار تھا اور آپ نے اسی تلوار کے بارے میں غزوہ احد میں خواب دیکھا تھا[9]۔
4. علقمہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کی تلوار کا نام ذوالفقار اور جھنڈے کا نام عقاب تھا[10]۔
5. سعد بن الحسن سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کی تلوار کے قبضے پر چاندی چڑھتی تھی[11]۔

اشٹ ایشویا گنانوت

وید پرکاش یہ بھی لکھتے ہیں:

"آخری اوتار تقویٰ کا حامل ہوگا اور یہ بھی پرانوں میں مذکور ہے[12]۔"

فاضل مصنف کی یہ بات بھی حضرت محمد ﷺ پر صحیح ثابت ہوتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ تقویٰ کے حامل تھے ہر حالت میں اللہ تعالی سے ڈرتے تھے معصوم تھے اور آپ ﷺ سب سے زیادہ پرہیزگار تھے۔ یہ تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔

رسول ﷺ سے پوچھا گیا:

"اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسا شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر صاف دل والا، سچی زبان والا، صحابہ نے کہا: سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں، یہ صاف دل والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: متقی پرہیزگار صاف شفاف جس میں نہ کوئی گناہ ہے نہ سرکشی نہ کینہ اور نہ حسد[13]۔"

رسول ﷺ سے پوچھا گیا سب سے زیادہ جنت میں لے جانے والی چیز کونسی ہے؟ فرمایا: تقویٰ اور حسن اخلاق! حضرت محمد ﷺ اعلیٰ اخلاق اور تقویٰ کا حامل تھے اس میں کوئی شک نہیں۔ حضور ﷺ کو لوگ زمانہ جاہلیت میں "الصادق" اور "الامین" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں اور آپ تقوی کے لحاظ سے بھی تمام کائنات میں سب سے اعلیٰ ہیں۔

جگت پتی:

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتے ہیں :

"آخری اوتار" عالم کی حفاظت کرنے والا ہوگا[14]۔ "

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں :

قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا[15]

"کہہ دیجیے اے لوگو بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا[16]

"بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ آخری رسول ﷺ کا کام لوگوں کی حفاظت کرنا ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ لوگوں کو اللہ کے دین کی دعوت دی اور لوگوں کو جہنم کی آگ سے حفاظت حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے مختلف موقعوں پر لوگوں کی حفاظت کی ہیں۔ اور تمام انسانوں کی لئے اللہ کا آخری نبی ہیں۔

اسادھو ومن

فاضل مصنف لکھتے ہیں :

"آخری نبی ﷺ "بدکاروں کو ہی مارے گا نہ کہ اچھے لوگوں کو[17]۔"

فاضل مصنف کی یہ بات بھی مکمل طور پر صحیح ہے، کیونکہ رسول ﷺ نے کبھی بھی کسی پر ظلم نہیں کیا۔ جہاد کیا ہے، لیکن کفار اور مشرکین، بدکاروں اور مجرموں کے ساتھ۔ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ[18]

"وہ مسلمان جن سے جنگ کی جاتی ہے اب ان کو بھی لڑنے کی اجازت ہے اس لئے کے ان پر ظلم ہو رہا ہے اور بیشک اللہ تعالی اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے۔"

حضرت عائشہ سے روایت ہے:

"رسول ﷺ نے کسی مسلمان پر ایسی کوئی لعنت نہیں کی جو یاد کی جائے نہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے مارا، سوائے اس کے کہ آپ ﷺ جہاد فی سبیل اللہ میں مارتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ نے نہ اپنے خادم کو مارا نہ عورت کو اور نہ کبھی کسی اور کو، سوائے اس کے کہ آپ ﷺ جہاد کرتے ہوں۔[19]"

حضور ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ ﷺ نے کبھی کسی پر ظلم نہیں کیا۔ آپ ﷺ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ میں اللہ کی طرف سے رحمت للعٰلمین بھیجا گیا ہوں۔ آپ تمام انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی اچھے سلوک کی تلقین کرتے تھے۔

چار بھرتاؤں کے ساتھ

بھرتا کا معنٰی ہے "مددگار" آخری اوتار کے چار مددگار ہوں گے[20]۔ فاضل مصنف کی یہ بات بھی بالکل صحیح ہے، کیونکہ آپ ﷺ کے چار صحابہ کرام ایسے تھے جو ہر وقت آپ کے ساتھ موجود ہوتے تھے اور آپ ﷺ کی ہر حالت میں مدد کرتے تھے۔ آپ ﷺ بھی ان چاروں سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ وہ چار خلفاء راشدین تھے۔ اور ان چار خلفاء راشدین سے مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ

رسول ﷺ کے وفات کے بعد اسلام کا سب سے بڑا جان نثار محرم اسرار نبوت، ثانی اثنین فی الغار، حضرت ابو بکر صدیق رضا اللہ عنہ آپ ﷺ کے جانشین مقرر ہوئے۔ آپ کا نام عبد اللہ، کنیت ابو بکر اور لقب صدیق ہے۔ والد کا نام قحافہ تھا۔ قریش کے شاخ بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ چھٹی پشت پر آپ کا نسب حضرت محمد ﷺ سے مل جاتا ہے۔ آپ کا گھرانہ زمانہ جاہلیت سے نہایت معزز چلا آتا تھا۔ قریش کے نظام سیاسی میں خون بہا کے مال کی امانت داری کا عہدہ آپ ہی کے گھر میں تھا[21]۔

حضرت عمر بن الخطابؓ

حضرت عمرؓ کا لقب فاروق ہے. آپ قریش کے شاخ بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آٹھویں پشت پر آپ کا نسب رسول ﷺ سے مل جاتا ہے۔ آپ کا خاندان زمانہ جاہلیت میں بھی ممتاز تھا۔ قریش کے نظام میں سفارت اور قتل مقدمات کا عہدہ آپ ہی کے خاندان میں تھا[22]۔

حضرت عثمان بن عفانؓ

حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ پانچویں پشت پر آپ کا نسب رسول ﷺ سے مل جاتا ہے۔ بنو امیہ کا خاندان زمانہ جاہلیت سے نہایت معزز مقتدر چلا آتا تھا۔ قریش کے خاندانوں میں بنو ہاشم کے سوا ان کا کوئی مقابل نہ تھا[23]۔

حضرت علیؓ

حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے۔ رسول ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب کے بیٹے تھے۔ آپ کے خاندان بنو ہاشم کو کعبہ کی تولیت کی وجہ سے سارے عرب میں مذہبی سیادت حاصل تھی[24]۔

فاضل مصنف لکھتا ہے کہ رسول خدا کے چار مددگار تھے۔ ان چاروں صحابہ کرام نے ہر حال میں رسول ﷺ کا ساتھ دیا اور رسول ﷺ کی ہر حالت میں مدد کیں۔ قرآن کریم، احادیث، سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں اس کے بارے میں واضح بیانات موجود ہیں۔

ملائکہ کے ذریعے ان کی مدد

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتا ہے:

"آخری اوتار کی مدد اور دین کی توسیع اور بدکاروں کی ہلاکت میں مدد دینے کے لئے آسمان سے ملائکہ کا نزول ہو گا[25]۔"

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِآلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ بَلَىٰ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ[26]

" یقینا اللہ تعالی نے تم کو جنگ بدر میں مدد دی جبکہ تم کمزور تھے پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کہ تم شکر گزار بنو۔ جب تم مومنوں سے کہتے تھے کہ کیا یہ تمھارے لئے کافی نہیں کہ تمھارا رب تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمھاری مدد کریں ہاں اگر تم صبر کرو اور

تقویٰ اختیار کرو اور کفار تم پر اپنے جوش میں حملہ کر دیں تو تمھارا رب پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمھاری مدد کو بھیجے گا۔"

دوسری جگہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ[27]

"جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے سو اس نے تمھاری دعا قبول کی کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے سے پیچھے آتے جائیں گے تمھاری مدد کرنے والا ہوں۔"

ایک اور جگہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا[28]

"اے ایمان والو اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم پر فوجیں چڑھ آئیں، سو ہم نے ان پر ہوا اور ایسے لشکروں کو بھیجا جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔"

ملائکہ کی آمد

ایک ایسی تیز ہوا آئی جس کی سی شدت ان لوگوں نے نہیں دیکھی تھی، وہ چلی گئی اور ایک دوسری ہوا آئی، وہ بھی چلی گئی۔ پہلی ہوا میں جبریلؑ ایک ہزار لشکر ملائکہ کے ساتھ رسول ﷺ کی ہمراہی کے لئے تھے اور دوسری میں میکائیلؑ ایک ہزار ملائکہ کے ہمراہ رسول ﷺ کے لشکر کے لئے تھے۔ ملائکہ کی علامت وہ عمامے تھے جن کے سرے وہ اپنے دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے اور سبز و سرخ نور کے تھے۔ ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں میں بال تھے۔ رسول ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ملائکہ نے نشان جنگ لیا ہے، لہذا تم بھی نشان لگالو چنانچہ ان لوگوں نے اپنی زرہ وخود میں نشان لگایا اور بدر کے دن ملائکہ ابلق گھوڑوں پر سوار تھے[29]۔

کلی کا بھگانے والا

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتا ہے کہ آخری اوتار شیطان کو شکست دیگی[30]۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آخری رسول ﷺ کو ہر حالت میں فتح نصیب ہوگی اور کفار کو شکست ہوگی، کیونکہ کفار شیطان کے دوست ہیں۔ جس طرح اللہ تعالی قرآن کریم کے سورہ الانفال میں فرماتے ہیں؛

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ[31]

"جب ایسا ہوا تھا کہ شیطان نے ان کے کرتوت ان کی نگاہوں میں خوش نما کر کے دکھا دیے تھے اور کہا تھا آج ان لوگوں میں کوئی نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں تمھارا پشت پناہ ہوں لیکن جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو الٹے پاؤں واپس ہوا اور کہنے لگا مجھے تم سے کچھ سروکار نہیں مجھے وہ بات دکھائی دے رہی ہے جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔"

اپریتم دیوتی

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتا ہے، بے مثل حسین ہوگا۔ آخری اوتار کے جسم میں اتنی زیادہ رونق ہوگی کہ جس کی مثال نہیں دی جاسکتی اور نہ اس کے مانند اور کوئی اوتار ہی ہوا ہے[32]۔

احادیث نبویہ سے وضاحت

أ. علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

"رسول ﷺ نہ بلند قامت تھے نہ چھوٹے قد، سر بڑا اور داڑھی گھنی تھی، ہتھیلی اور قدم پر گوشت تھا۔ رنگ میں خوب سرخی مائل ملی تھی۔ مونڈے پُر گوشت تھے، سینہ و شکم کے بال دارانہ تھے جب آپ ﷺ چلتے تو بلندی پر چلنے کی طرح چلتے تھے گویا نیچے میں اتر رہے ہیں، نہ میں نے آپ ﷺ کا مثل دیکھا نہ آپ ﷺ کے بعد[33]۔"

ب. حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے:

"رسول ﷺ کے ہتھیلی گوشت سے پُر تھے اور قدم بھی آپ ﷺ کے خوبصورت تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے بعد آپ کا مثل نہیں دیکھا[34]۔"

ت. حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے:

" میں نے کوئی بھی، رسول ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ نورانی منور گویا ایک آفتاب تھا۔ رسول ﷺ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا گویا آپ ﷺ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی، ہم لوگ اپنے آپ کو بڑی مشقت میں ڈالتے تھے، مگر آپ ﷺ بے ساختہ چلتے تھے[35]۔"

ث. حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے:

"انھوں نے نبی ﷺ کا وصف بیان کیا تو ان سے ایک شخص نے کہا کہ کیا آنحضرت ﷺ کا چہرہ مثل تلوار کے تھا تو جابر نے کہا کہ شمس و قمر کی طرح گول تھا[36]۔"

ج. حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے:

"میں نے رسول ﷺ سے زیادہ سخی، زیادہ بہادر، زیادہ شجاع و دلیر اور زیادہ نورانی اور پاک صاف کسی کو نہیں دیکھا[37]۔"

نرپ لنگ چھدو دسیون

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتا ہے کہ آخری اوتار چوروں کا خاتمہ کرے گا[38]۔

رسول ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے عرب معاشرے میں چوری کا عام رواج تھا اور معاشرے میں چوروں کا راج تھا، لیکن رسول ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد چوروں کا خاتمہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے چوری کرنے والوں کے لئے سزائیں مقرر کیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ[39]

"چور مرد اور چور عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ دیں، تاکہ ان کو اپنے کیئے کا بدلہ ملے، اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہو۔ اور اللہ صاحب اقتدار بھی ہے، صاحب حکمت بھی۔"

انگ راگانی پینہ گندھا

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتا ہے کہ آخری اوتار کے جسم سے خوشبو نکلے گی[40]۔

احادیث نبویہ سے وضاحت

أ. حضرت ابراہیمؓ سے روایت ہے:

"جب رسول ﷺ آتے تھے تو خوشبو دار ہوا سے پہچان لئے جاتے تھے[41]۔"

ب. حضرت انسؓ سے روایت ہے:

"لوگ خوشبودار ہوا سے نبی کریم ﷺ کو جان لیتے تھے[42]۔"

ت. انس بن مالکؓ سے روایت ہے:

"رسول ﷺ گندمی رنگ کے تھے۔ میں نے کوئی مشک یا عنبر رسول ﷺ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا[43]۔"

ث. سیدنا انس بن مالکؓ کا بیان ہے:

"میں نے کوئی حریر و دیباج نہیں چھوا جو نبی ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ کوئی عنبر یا مشک یا کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو رسول ﷺ کی خوشبو سے بہتر ہو[44]۔"

ج. ابو جحیفہؓ کہتے ہیں:

"میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا[45]۔"

بہت بڑے سماج کا اپدیشک بننا

ڈاکٹر وید پرکاش یہ بھی لکھتا ہے کہ آخری اوتار عظیم معاشرے کا ناصح اور عظیم معاشرے کا نجات دہندہ ہوگا۔ دین سے دور پڑے ہوئے ظالموں کا قلع قمع کر کے انھیں سیدھی راہ پر لگائے گا[46]۔

رسول ﷺ کو نبوت ملنے کے بعد آپ ﷺ نے دین اسلام کی دعوت شروع کر کے بڑے بڑے نافرمانوں کو مطیع کیا۔ زیادہ تر نے اسلام قبول کیا اور جس نے اسلام قبول نہیں کیا آپ ﷺ نے ان کے ساتھ جہاد کیا۔ بطور مصلح آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنے دشمنوں کو معاف کیا۔ اسی وجہ سے بہت سے غیر مسلموں نے آپ ﷺ پر ایمان لایا۔ وہ معاشرہ جہاں پر سو سو سال معمولی معمولی باتوں پر دشمنی کی جاتی تھی، آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھائی بھائی بنادیا اور ایک عظیم ریاست قائم کی، جہاں پر بنیادی سہولیات کے علاوہ لوگوں کو دینی و عصری تعلیم دی جاتی تھی۔ اور تمام انسانیت کے لئے آپ ﷺ آخری پیغمبر ہیں اور ان کی تعلیمات بھی تمام انسانوں کے لئے ہیں۔ آج بھی آپ ﷺ کی تعلیمات پر جو بھی عمل کرے گا وہ کامیاب و کامران ہوگا۔

مادھوماس کی دوادشی شکل پکش میں جنم

ڈاکٹر وید پرکاش لکھتا ہے کہ آخری اوتار کی ولادت زائد النور (بارہویں تاریخ) مادوماس ربیع الاول میں ہوگی یہ کلکی پران میں لکھا ہے[47]۔

ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں:

"ماہ ربیع الاول کے پیر کے دن رسول ﷺ پیدا ہوئے[48]۔"

صحیح قول کے مطابق 22 اپریل 571ء بمطابق 12 ربیع الاول رسول ﷺ کی ولادت ہوئی۔

شمبل کے پروھان پروہت کے گھر میں ولادت

فاضل مصنف رسول ﷺ کی ولادت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شمبل کے صدر پروہت وشنو کے یہاں ولادت ہوگی اور والدہ کا نام سومتی ہوگا۔ کلکی پران میں والدہ کا نام "سومتی" آیا ہے۔ جس کے معنی ہے امانت دار اور بہترین اخلاق والا اور والد کا نام "وشنویش" آیا ہے جس کے معنٰی "اللہ کا بندہ" ہے[49]۔"

جب کہ رسول اللہ ﷺ کے والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا[50]۔

خلاصہ بحث

ڈاکٹر وید پرکاش کی تمام باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر آنے والے نہیں۔ لہٰذا اب غیر مسلموں کو اور خاص طور پر ہندو مذہب کے تمام لوگوں کو حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا چاہیئے، کیونکہ ان کی مذہبی کتابیں بھی آپ ﷺ کے رسالت کی گواہ ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 ڈاکٹر وید پرکاش،، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ (لاہور: بیت الحکمت، 2011ء)ص: 6-7
2 نفس مصدر: 17
3 البصری، علامہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد، طبقات ابن سعد (راولپنڈی: مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی، 2002ء)1: 537
4 نفس مصدر
5 طبقات ابن سعد 1: 537
6 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ،: 20
7 طبقات ابن سعد 1: 535
8 نفس مصدر
9 طبقات ابن سعد 1: 535
10 نفس مصدر
11 طبقات ابن سعد 1: 536
12 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 31
13 ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ (قاہرہ: مکتبۃ ابن تیمیہ، 1441ھ) باب الریاء، حدیث (4206)
14 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 31
15 سورۃ الاعراف 7: 158
16 سورۃ الفرقان 25 : 1
17 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 31
18 سورۃ الحج 22: 39
19 طبقات ابن سعد 1: 468
20 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 31
21 شاہ معین الدین، تاریخ اسلام (لاہور: گنج شکر پرنٹرز (س۔ن)ص: 312
22 نفس مصدر

23 تاریخ اسلام: 85

24 نفس مصدر: 220

25 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 31

26 سورۃ آل عمران 3: 123- 125

27 سورۃ الانفال 8: 9

28 سورۃ الاحزاب 33: 9

29 طبقات ابن سعد 1: 233-234

30 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 31-33

31 سورۃ الانفال 8: 48

32 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 32

33 طبقات ابن سعد 1: 493

34 نفس مصدر 1: 496

35 طبقات ابن سعد 1: 495

36 نفس مصدر 1: 496

37 طبقات ابن سعد 1: 497

38 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 32

39 سورۃ المائدہ 5 : 38

40 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 32

41 طبقات ابن سعد 1: 486

42 نفس مصدر 1: 486

43 طبقات ابن سعد 1: 495

44 امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ) باب اخبار النبی ﷺ، حدیث (3561)

45 صحیح البخاری، باب اخبار النبی ﷺ، حدیث (3553)

46 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 31

47 نفس مصدر

48 طبقات ابن سعد 1: 116

49 کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ: 31

50 ڈاکٹر محمد دین، خاندان رسول ﷺ (کراچی: تاج کمپنی لمیٹڈ، نومبر 1991ء) ص: 51